

32678 - تجارتی زمین میں حصہ دار زکاہ#1731; کس طرح ادا کرے؟

سوال

میں نے زمین میں کچھ رقم کا حصہ ڈالا ہے، اور ممکن ہے حصہ کی یہ مدت لمبی ہو جائے، جب سال مکمل ہو تو زکاہ کس طرح ادا کی جائے گی؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

تجارتی سامان (زمین وغیرہ) پر زکاہ واجب ہے، جب سے اس نے فروخت کے لیے تیار کی ہو اس وقت سے اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس کی زکاہ دینا ہو گی، اور اس کی زکاہ کا حساب اس طرح ہو گا کہ وہ سال مکمل ہونے پر اس کی قیمت لگائے اور اس قیمت میں سے اڑھائی فیصد زکاہ نکال دے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

خرید و فروخت کے لیے تیار کردہ زمین پر زکاہ واجب ہے؛ کیونکہ یہ تجارتی سامان میں سے ہے، اور کتاب و سنت میں زکاہ کے وجوب کے عموم میں شامل ہے۔

ان دلائل میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لو، اس سے آپ انہیں پاک کرینگے اور انہیں پاکیزہ بنائیں گے۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی زکاہ دینے کا حکم دیتے جو ہم نے فروخت کے لیے تیار کی ہوتی "

اسے ابو داؤد رحمہ اللہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور جمہور اہل علم کا قول یہی ہے، جو کہ حق ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 331)۔

اس میں کوئی فرق نہیں کہ زکاہ ادا کرنے والی کی ملکیت میں ساری زمین ہو یا پھر وہ اس میں حصہ دار ہو، جیسا کہ

حصص میں ہوتا ہے۔

اور دوسرے فتویٰ میں کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں:

حصہ داری کے ذریعہ ملکیت میں آنے والی زمین کی زکاة کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیا اس کا حکم تجارتی سامان جیسا ہے، یا کہ ثابت اور مستقل جائداد کا؟

کمیٹی کا جواب تھا:

جب کوئی شخص کسی جائداد کا مالک تجارت کی نیت سے مالک بنے چاہے وہ جائداد مشترکہ ہو یا اس کی مکمل ملکیت تو اس کا حکم تجارتی سامان کا ہے، جب وہ نصاب تک پہنچے اور ملکیت میں آنے کے بعد سال مکمل ہو جائے تو اس کی قیمت میں زکاة واجب ہوگی۔

اور قیمت معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سال مکمل ہونے کے بعد تجربہ کار لوگوں سے اس کی قیمت لگوائی جائے۔

والله تعالى اعلم.

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 326).

والله اعلم .